عید میلاد کی شرعی حیثیت

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

مروّجہ جشنِ عید ِمیلاد ِالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قرآن و حدیث میں کوئی اصل نہیں ،اس کی ابتدا چوتھی صدی ہجری میں ہوئی ، سب سے پہلے مصر میں نام نہاد فاطمی شیعوں نے یہ جشن منایا ۔(الخطط للمقریزی : ١/٤٩٠وغیرہ)

نبی کے یوم ِولادت کو یوم عید قرار دینا عیسائیوں کا وطیرہ ہے ، مروّجہ عید ِمیلادِ النبی صلی اللہ علیہ وسلم عید ِمیلادِ عیسیٰ علیہ السلام کے مشابہ ہے اور بدعتِ سیّئہ ہے ، جبکہ کفار کی مشابہت اور ان کی رسومات پر عمل کرنے سے منع کیا گیا ہے ۔ صحابہئ کرام کے زمانے بلکہ تینوں زمانوں میں اس کا وجود نہیں ملتا، بعد کی ایجاد ہے ۔

جناب احمد یار خاں نعیمی بریلوی صاحب نقل کرتے ہیں : لم یفعلہ أحد من القرون الثّلاثۃ ِانّما حدث بعدُہ میلاد شریف تینوں زمانوں میں کسی نے نہ کیا ، بعد میں ایجاد ہوا ۔''(جاء الحق: ١/٢٣٦)

جناب غلام رسول سعیدی بریلوی صاحب یوں اعترافِ ِحقیقت کرتے ہیں:''سلف صالحین یعنی صحابہ اور تابعین نے محافلِ میلاد نہیں منعقد کیں بجا ہے۔'' (شرح صحیح مسلم :٣/١٧٩)

جناب عبد السمیع رامپوری بریلوی لکھتے ہیں :ــ''یہ سامان فرحت و سرور اور وہ بھی مخصوص مہینے ربیع الاول کے ساتھ اور اس میں خاص وہی بارہواں دن میلاد شریف کا معین کرنا بعد میں ہوایعنی چھٹی صدی کے آخر میں۔''(انوارِ ساطعہ:١٥٩)

اہلِ بدعت علی الاعلان تسلیم کر رہے ہیں کہ صحابہ و تابعین نے یہ جشن نہیں منایا ، ہم بھی یہی کہتے ہیں ، لہٰذا یہ کہنا کہ اس فعل سے منع بھی تو نہیں کیا ، یہ سراسر جہالت اور سنت دشمنی کی دلیل ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم نعمت ِعظمیٰ ہیں ، اس نعمت کی قدرآپ کی اطاعت و اتّباع اور آپ کی سنّتوں سے محبت میں ہے ، نہ کہ دینِ حق میں بدعات و خرافات جاری کرنے میں ۔

شبہ نمبر ١:

اہلِ بدعت بدعات کی آڑ میں قرآن ِ پاک میں معنوی تحریف کے بھی مرتکب ہوتے ہیں ، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے : (قُلْ بِفَضْلِ اللّٰہِ

وَبِرَحْمَتِہٖ فَبِذٰلِکَ فَلْيَفْرَحُوْا) (يونس :٥٨)
''کہہ دیجئے کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت کی بنا پر لوگ خوش ہو جائیں ۔''
بدعتی ترجمہ یہ ہے : ''اللہ تعالیٰ کے فضل ا و راس کی رحمت پرخوشی مناؤ۔''حالانکہ'' فَرِحَ'' کا معنی خوش ہونا یا خوشی محسوس کرنا ہوتا ہے ، نہ کہ خوشی منانا ، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے : (فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ) (التوبۃ: ٨١) ''(غزوہ تبوک سے) پیچھے رہ جانے والے (منافقین)خوش ہوئے۔''
کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ انہوں نے خوشی منائی تھی ؟
صحیح بخاری (١٩١٥)میں ہے کہ جب سورہ البقرہ کی آیت (١٨٧)نازل ہوئی ففرحوا بہا فرحا شدیداً ''اس پر صحابۂ کرام بہت خوش ہوئے ۔''کیا صحابۂ کرام نے خوشی منائی اور جلو س نکالا؟
شبہ نمبر ٢:
سیّدنا معاویہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابۂ کرام کے ایک حلقے کے پاس تشریف لائے اور فرمایا، کیسے بیٹھے ہو ؟صحابہ نے عرض کی: جلسنا ندعواللّٰہ ونحمدہ علی ما ہدانا لدینہ ومنّ علینا بک ۔'' ہم بیٹھ کر اللہ سے دعا کر رہے ہیں اور اس نے ہمیں جو ہدایت دی ہے اور آپ کی صورت میں ہم پر جو احسان کیا ہے ،اس پر اسکی تعریف کر رہے ہیں ۔''
(مسند الامام أحمد :٤/٩٢، سنن نسائی :٥٤٢٨، جامع ترمذی:٣٣٧٩، وسندہ، حسن)
اہلِ بدعت کا اس حدیث سے مروّجہ جشنِ عیدِ میلاد کے جواز پر استدلال کرنا صحیح نہیں ،کسی ثقہ امام نے اس حدیث سے یہ مسئلہ ثابت نہیں کیا، اس حدیث سے اتنا ثابت ہوتا ہے کہ صحابۂ کرام کا وہ حلقہ اللہ تعالیٰ کے احسانات پر اسکی تعریف بیان کر رہا تھا اور دعا کر رہا تھا، نہ کہ بدعتیوں کی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یو مِ ولادت کو جشن منا رہا تھا،اس پر سہا گہ یہ کہ اکابرِ اہلِ بدعت کو اعتراف ہے کہ تینوں زمانوں میں میلاد کسی نے نہ منایا، بعد میں ایجاد ہوا،متعدّد علماء نے اس جشن کو بدعتِ مذمومہ قرار دیا ہے ۔
(دیکھئے المدخل :٢/٢٢٩،٢٣٤، الحاوی للفتاوی :١/١٩٠۔١٩١)

شبہ نمبر ۳:
احمد یا ر خاں نعیمی لکھتے ہیں :
''عیسیٰ علیہ السلام نے دعاکی تھی (رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَ اٰخِرِنَا)(المائدہ : ١١٤)معلوم ہوا کہ مائدہ آنے کے دن کو حضرت مسیح علیہ السلام نے عید کا دن بنایا ۔''
(جاء الحق : ١/٢٣١)
یہ کس آیت یا حدیث کا معنی و مفہوم ہے؟ آیتِ کریمہ کا ترجمہ تو یہ ہے :
''اے ہمارے رب ! ہم پر کھانا نازل فرما جو ہمارے پہلوں اور پچھلوں کے لیے باعثِ خوشی ہو جائے ۔''
مطلب یہ ہے کہ وہ کھانا ہمارے لیے خوشی کا باعث ہو ، نہ کہ وہ دن جس دن کھانا اتارا جائے ، لہٰذا نعیمی صاحب کا یہ کہنا۔ ''معلوم ہو ا کہ مائدہ کے دن کو حضرت مسیح علیہ السلام نے عید کا دن بنایا '' بے دلیل اوربے ثبوت ہے ، جو کہ قرآنِ مجید کی معنوی تحریف کے مترادف ہے ۔
شبہ نمبر ٤:
قال عروۃ وثویبۃ مولاۃ لأبی لھب ، کان أبو لھب أعتقھا فأرضعت النّبیّ ، فلمّا مات أبو لھب أریہ بعض أھلہ بشر حیبۃ ، قال لہ : ماذا لقیت ؟ قال أبو لھب : لم ألق بعدکم غیر أنّی سقیت فی ھذہ بعتاقتی ثویبۃ ۔
''عروہ بن زبیر تابعی کا بیان ہے کہ ثویبہ ابو لہب کی لونڈی تھی ، ابو لہب نے اس کو آزاد کر دیا ، اس نے نبی ئ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا،جب ابولہب مرا تو اس کے بعد اہل خانہ کو برے حال میں دکھایا گیا ، اس نے اس (ابو لہب)سے پوچھا ، تو نے کیا پایا ہے ؟ ابو لہب بولا کہ تمہارے بعد میں نے کوئی راحت نہیں پائی، ماسوائے اس کے کہ ثویبہ کو آزاد کرنے کی وجہ سے اس (انگوٹھے اور اگشتِ شہادت کے درمیان گڑھے)سے پلایا جاتا ہوں۔'' (صحیح بخاری : ٢/٧٦٤، تحت حدیث : ٥١٠١، نصب الرایہ : ٣/١٦٨)
١⋆ یہ عروہ بن زبیر تابعی کا قول ہے ، جو مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف و ناقابل استدلال ہے ، حیرانی اس بات پر ہے کہ جو لوگ عقائد میں خبرِ واحد کو حجت نہیں مانتے ، وہ تابعی کے اس ''ضعیف '' قول کو سینے سے لگائے بیٹھے ہیں ۔

★٢ ایک کافر کے بعض اہل خانہ کے خواب کاکیا اعتبار ؟

★٣ یہ خواب نصِّ قرآنی کے خلاف ہے ، فرمانِ باری تعالیٰ ہے :
(تَبَّتْ یَدَا اَبِیْ لَہَبٍ وَّتَبَّ مَآ اَغْنٰی عَنْہُ مَالُہٗ، وَمَا کَسَبَ)(اللھب : ١۔٢)
"ابو لہب کے دونوں ہاتھ ہلاک ہوگئے اور وہ خود بھی ہلاک ہوگیا ، اسے اس کے مال اور اعمال نے کچھ فائدہ نہ دیا ۔"

★٤ اس پر کوئی دلیل نہیں ہے کہ اس نے اپنی لونڈی ثویبہ کو اس وجہ سے آزاد کیا تھا کہ اس نے ابولہب کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کی خوشخبری سنائی تھی ، اس کے باوجود احمد یا ر خاں نعیمی بریلوی صاحب یوں کذب بیانی سے کام لیتے ہیں :
"بات یہ تھی کہ ابو لہب حضرت عبداللہ کا بھائی تھا ، اس کی لونڈی ثویبہ نے آکر اس کو خبر دی کہ آج تیرے بھائی عبداللہ کے گھر فرزند (محمد رسول اللہ)پیدا ہوئے صلی اللہ علیہ وسلم ، اس نے خوشی میں اس لونڈی کو انگلی کے اشارے سے کہا کہ جا تو آزاد ہے ۔"(جاء الحق : ١/٢٣٥)
نامعلوم بریلوی عوام اتنے بڑے بڑے جھوٹوں پر کیسے ایمان لے آتے ہیں ؟

یومِ وفات:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یومِ ولادت با سعادت میں اختلاف ہے ، شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:"ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت دس محرم کو ہوئی ہے ۔"(غنیۃ الطّالبین :٢/٣٩٢،طبع بیروت)
ہمیں اس اختلاف سے کوئی سروکار نہیں ، دیکھنا صرف یہ ہے کہ جو لوگ بارہ ربیع الاول کو جشنِ میلادِ النبی صلی اللہ علیہ وسلم مناتے ہیں، ان کے نزدیک آپ کی تاریخِ وفات کونسی ہے ؟
جناب احمد رضا خانبریلوی لکھتے ہیں:"نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ١٢ ربیع الاول دو شنبہ کو ہے اور اسی میں وفات شریف ہے ۔" (ملفوظات:٢/٢٢٠)
معلوم ہوا کہ بریلویت کے امام احمد رضا خاں کی تحقیق یہ ہے کہ آپ کی ولادت اور وفات ١٢ ربیع الاول کو ہوئی ہے ، کچھ عرصہ پہلے یہ لوگ بارہ ربیع الاول کو "بارہ وفات " کہہ کر پکارتے تھے اور ختم دلواتے تھے ،بڑی عجیب بات ہے کہ آج یہی لوگ اس دن کو عید ِمیلادِ النبی کا جشن مناتے ہیں ، کتنا تضاد ہے ان کے آج اور کل میں؟؟

بارہ ربیع الاول کو صحابہ کرام کی غم کے مارے کیا حالت تھی ،
اس کا کچھ اندازہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے اس
بیان سے ہو سکتا ہے ، فرماتے ہیں :
لمّا کان الیوم الّذی دخل فیہ رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم
المدینۃ ، أضاء منہا کلّ شییئٍ، فلمّا کا ن الیوم الّذی مات فیہ ،
أظلم منہا کلّ شییءٍ ۔
''جس دن نبی ئاکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں (ہجرت
فرما کر) تشریف لائے تھے ، اس کی ہر چیز (خوشی سے)چمک
اٹھی تھی اور جس دن آپ نے وفات پائی ، اس کی ہر چیز(غم سے
) اندھیری ہو گئی تھی ۔''
(مسند الامام أحمد:٣/٢٢١،٢٦٨، جامع ترمذی: ٣٦١٨، سنن ابن
ماجہ: ١٦٣١،وسندہ، حسن)
اس حدیث کو امام ترمذی ، امام ابن حبان(٦٦٣٤)نے ''صحیح ''اور
امام حاکم (٣ /٥٧)نے امام مسلم کی شرط پر'' صحیح ''کہا ہے ،
حافظ ذہبی نے ان کی مو افقت کی ہے ۔
سیدنا عمر رضی اللہ عنہ جیسے جری و بہادرانسان نبی ئاکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات حسرت ِآیات کاسن کر شدتِ غم
میں گھٹنوں کے بل گر گئے تھے۔(صحیح بخاری :٤٤٥٤)
مگر افسوس ہے ان خواہشات پر ستوں اور پیٹ کے پجاریوں پر ،
جنہیں صحابہ کرا م اور اہلِ بیت کی اس پریشانی کا احساس تک
نہیں ہوا، اس دن کو اپنی شکم پروری کا ذریعہ بنا کر گلے میں
پھولوںکے ہار ڈالے اچھلتے، کو دتے ، دھمال ڈالتے ، دیگیں پکاتے اور
خو شیا ں مناتے نظر آتے ہیں!!!
ظُلُمَاتٌ بَعْضُہَا فَوْقَ بَعْضٍ
اس بدعت ِعید ِمیلاد کے تحت بے شمار بدعات ،
خرافات ،ہفوات ،ترہات ،بیسیوں محرّمات اور منکرات نے جنم لے
لیا ہے ، جیسا کہ روضہئ رسول کی شبیہ بنانا ،شرکیہ نعتیں
پڑھنا ، مجلس کے آخر میں قیام ا س عقیدت کے تحت کرنا کہ نبی
ئ کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجلس میں خود حاضر ہوتے ہیں ،
(العیاذباللہ)، شیرینی تقسیم کرنا ، دیگیں پکانا ، دروازے اور
پہاڑیاں بنانا ، عمارتوں پر چراغاں کرنا ،جھنڈیاں لگانا ، ان پر آپ
صلی اللہ علیہ وسلم کی نعلین شریفیں کی تصویر بنانا ،مخصوص
لباس پہننا، تصویریںاتارنا، رقص و وجد کا اہتمام کرنا، شب بیداری
کرنا ، اجتماعی نوافل ، اجتماعی روزے ، اجتماعی قرآن خوانی ،

عورتوں مردوں کا اختلاط ، نوجوان لڑ کوں کا جلوس میں شرکت کرنا اور عورتوں کا ان کو دیکھنا ، آتش بازی ،مشعل بردار جلوس ،جو کہ عیسائیوں کا وطیرہ ہے ، گانے بجانے، فحاشی وعریانی ، فسق و فجور ، دکھاوا اور ریاکاری ، من گھڑ ت قصے کہانیوں اور جھوٹی روایات کا بیان ،انبیاء ، ملائکہ ،صحابہ کرام کے بارے میں شرکیہ اور کفریہ عقیدے کا اظہار، قوالی ، لہوولعب، مال و دولت اور وقت کا ضیاع وغیرہ، بلکہ اب تو ان پروگراموںمیں بد امنی ، لڑائی جھگڑا ، قتل و غارت تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔

یہ بدعت ِقبیحہ ، ضلالہ اور سیّئہ ،کم علم ، جاہل اور بدعتی ملاّؤں کی شکم پروری کا بہت بڑا ذریعہ ہے ، جو اس بدعت کی آڑ میں اپنے مذہبی تعصب ، باطل نظریات کا اظہار کرتے ہیں ، تکفیر و تفسیق ، فتوی بازی ، گالی گلوچ اور بکواسات کا بازار گرم کرتے ہیں، وہ اس بدعت کو کفر اور اسلام کا معیار سمجھتے ہوئے اس پر عمل نہ کرنے والوں کو ابلیس کہتے ہیں ، موحدین کی مساجد کے سامنے نعرے بازی ، شور وغل ، ہنگامہ آرائی اور اپنے انتقامی جذبات کی تسکین بھی اسی بہانے سے کرتے ہیں۔

حکومت اور مروجہ عید ِمیلادِ النبی

واضح رہے کہ اربل میں اس بدعت سیّئہ ، قبیحہ اور مذمومہ کے موجد بادشاہ نے اس کو سیاساً رائج کیا تھا اور ہماری حکومت کی نفاق پر مبنی یہی پالیسی ہے کہ ایک طرف تو فرقہ بندی ، گروہ بندی کو ناپسند کرتی ہے اور دوسری طرف فرقہ بندی کو ہوا دینے کے لیے بہت سی قومی دولت لٹا دیتی ہے ، بلکہ یہ بدعت حکومت کی پشت پناہی میں ہو رہی ہے ، سرکاری عمارتوں پر چراغاں کیا جاتا ہے ، باقاعدہ اس کو سرکاری سطح پر منایا جاتا ہے ، حالانکہ ان حکمرانوں کو یہ معلوم نہیں کہ اگر ہم اپنے اکابراور اسلاف کے یوم پیدائش کو سرکاری سطح پر منانا شروع کر دیں ، تو شاید ہی کوئی دن ایسا ہو ، جس میں عید ِمیلاد اور'' عرس شریف ''نہ ہو ، پھر اس بدعت کی باقاعدہ ریڈیو، ٹی وی اور اخبارات میں تشہیر کی جاتی ہے ، بڑے بڑے سرکاری اداروں میںعورتوں کے بھی پروگرام مرتب کئے جاتے ہیں ، دوسرے دن اخبارات میں ان پروگراموں میں شریک ہونے والی نوجوان لڑکیوںکی تصاویر بھی چھپتی ہیں ۔انا للہ وانا الیہ راجعون

★★★★★★
اعتذار
السنہ شمارہ نمبر ٤ ، صفحہ نمبر ٩ پر ''گھوڑی پر سوار تھا '' کے بجائے ''اونٹنی پر سوار تھا '' کمپوزنگ کی غلطی سے چھپ گیا ہے ، قارئین تصحیح فرما لیں ۔ ناشر
★★★★★★
مصیبت زدہ یا مریض کو دیکھ کر یہ دعا پڑھے
جو کوئی مصیبت زدہ یا مریض کو دیکھ کر یہ دعا پڑھے ، اللہ تعالیٰ اس کو اس بیماری ، خواہ وہ کوئی بھی ہو، سے بچا لیتے ہیں : اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلٰیکَ بِہٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلاً ۔
''تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں ، جس نے مجھے اس (مرض)سے عافیت بخشی ، جس میں اسے مبتلا کیا ، نیز مجھے اس پر اور اپنی مخلوق میں سے بہت سے لوگوں پر فضیلت عنائت فرمائی ۔''
(الدعاء للط